6. دوفرلانگ لمبی سڑک

کرشن چندر

پڑھیے۔سوچیے اور جواب دیجیے۔

بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. شاعر نے دنیا کو کس سے تشبیہ دی ہے؟
2. بازیچۂ اطفال سے کیا مراد ہے؟
3. شب وروز کے تماشوں سے کیا مراد ہے؟
4. اکثر تماشے ہمیں کہاں دیکھنے کو ملتے ہیں؟

مرکزی خیال

کرشن چندر نے اپنے افسانہ ''دوفرلانگ لمبی سڑک'' کے ذریعے یہ پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ سڑک پر مختلف واقعات وحوادث رونما ہوتے رہتے ہیں۔سڑک پر نظر آنے والے ان مناظر میں بظاہر کوئی ربط وتعلق نظر نہیں آتا لیکن وہ غیر محسوس طریقے سے زندگی کے مختلف پہلوؤں سے باہم مربوط ہوتے ہیں۔اور سڑک ان تمام کوائف وحوادث کا بے حسی و بے پرواہی سے نظارہ کرتی ہے۔کسی واقعے یا حادثے پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتی۔اسی طرح آج کا انسان بھی اپنے اطراف واکناف کے حالات وحوادث سے بے خبر و بے پرواہ ہوکر زندگی گذار رہا ہے۔اسی کو افسانہ نگار نے طنزیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ان باتوں پر افسانہ نگار کا حساس دل بے تاب ہوجاتا ہے۔

ماخذ

یہ افسانہ کرشن چندر کے افسانوں کے دوسرے مجموعے ''نظارے'' سے لیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کچہریوں سے لے کر کالج تک بس یہی کوئی دو فرلانگ لمبی سڑک ہوگی، ہر روز مجھے اسی سڑک پر سے گزرنا ہوتا ہے، کبھی پیدل کبھی سائیکل پر۔ سڑک کے دورویہ شیشم کے سوکھے سوکھے اداس سے درخت کھڑے ہیں۔ ان میں نہ حسن ہے نہ چھاؤں، سخت کھردرے تنے اور ٹہنیوں پر گِدھوں کے جھنڈ، سڑک صاف سیدھی اور سخت ہے۔ متواتر نو سال سے میں اس پر چل رہا ہوں۔ نہ اس میں کبھی کوئی گڑھا دیکھا ہے، نہ شگاف، سخت پتھروں کو کوٹ کوٹ کر یہ سڑک تیار کی گئی ہے۔ اور اب اس پر کول تار بھی بچھی ہے، جس کی عجیب سی بو، گرمیوں میں طبیعت کو پریشان کر دیتی ہے۔

سڑکیں تو میں نے بہت دیکھی بھالی ہیں۔ لیکن جتنی اچھی طرح میں اس سڑک کو جانتا ہوں کسی اپنے گہرے دوست کو بھی اتنی اچھی طرح نہیں جانتا۔ متواتر نو سال سے اسے جانتا ہوں اور ہر صبح اپنے گھر سے جو کچہریوں سے قریب ہی ہے، اٹھ کر دفتر جاتا ہوں جو لا کالج کے پاس واقع ہے۔ بس یہی دو فرلانگ کی سڑک، ہر صبح اور ہر شام، کچہریوں سے لے کر لا کالج کے آخری دروازے تک، کبھی سائیکل پر کبھی پیدل۔

اس کا رنگ کبھی نہیں بدلتا، اس کی ہیئت میں تبدیلی نہیں آتی۔ اس کی صورت میں روکھا پن بدستور موجود ہے۔ جیسے کہہ رہی ہو، مجھے کسی کی کیا پرواہ۔ اور یہ ہے بھی سچ۔

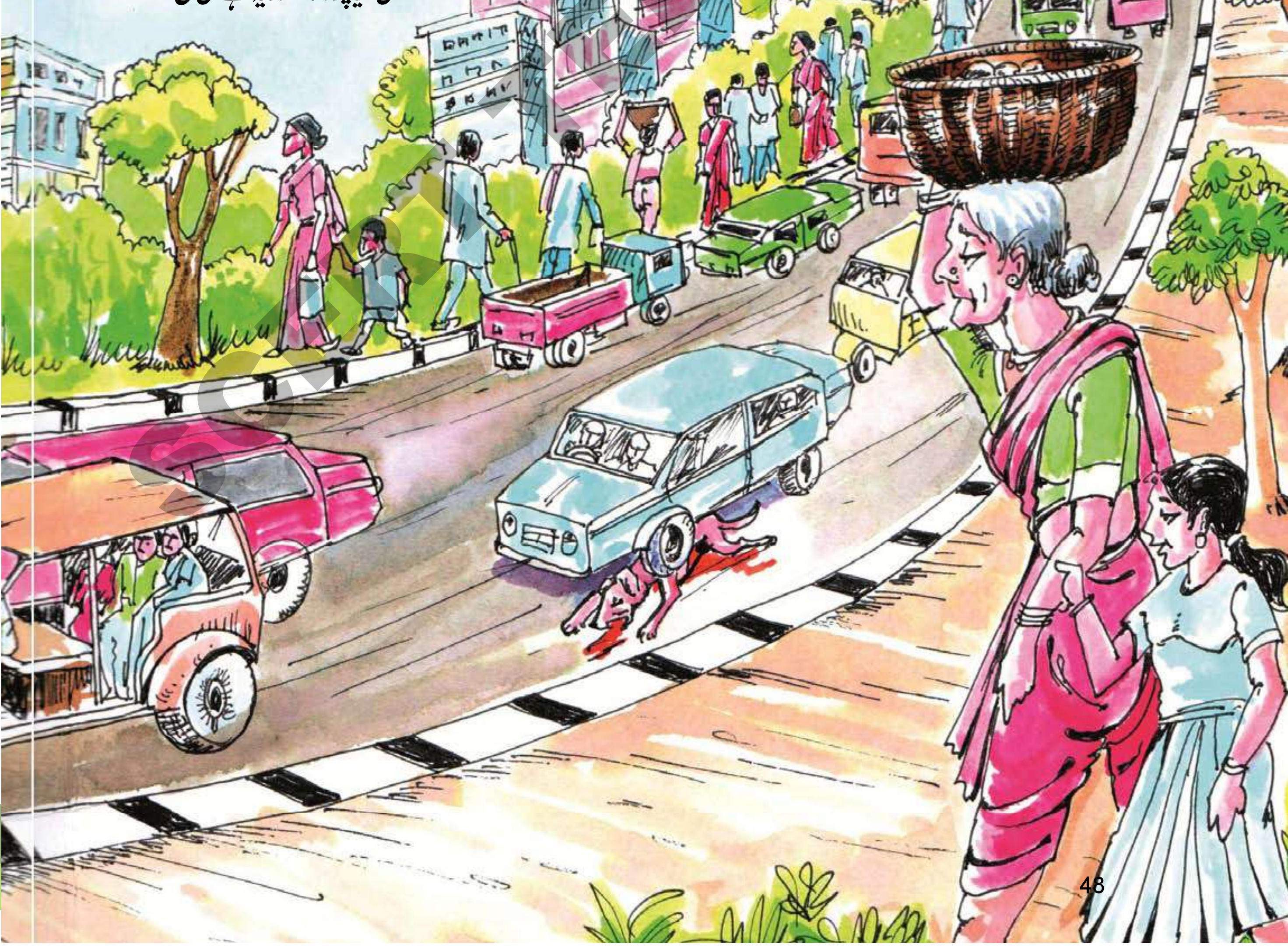

اسے کسی کی پرواہ کیوں ہو؟ سینکڑوں ہزاروں انسان، گھوڑے گاڑیاں، موٹریں اس پر سے ہر روز گزر جاتی ہیں اور پیچھے کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ اس کی ہلکی نیلی اور سانولی سطح اسی طرح سخت اور سنگلاخ ہے جیسے پہلے روز تھی، جب ایک یوروپین ٹھیکیدار نے اسے بنایا تھا۔

یہ کیا سوچتی ہے؟ یا شاید سوچتی ہی نہیں، میرے سامنے ان نو سالوں میں اس نے کیا کیا واقعات، حادثے دیکھے۔ ہر روز ہر لمحہ کیا نئے تماشے نہیں دیکھتی ،لیکن کسی نے اسے مسکراتے نہیں دیکھا، نہ روتے ہی۔

''ہائے بابو! اندھے محتاج، غریب فقیر پر ترس کھاؤ۔ ارے بابا! اے بابو! خدا کے لئے ایک پیسہ دیتے جاؤ۔ ارے بابا! ارے کوئی بھگوان کا پیارا نہیں، صاحب جی میرے ننھے بچے بلک رہے ہیں، ارے کوئی تو ترس کھائے ان یتیموں پر۔''

بیسیوں گداگر اسی سڑک کے کنارے بیٹھے رہتے ہیں۔ کوئی اندھا ہے، تو کوئی گنجا، کسی کی ٹانگ پر ایک خطرناک زخم ہے تو کوئی غریب عورت دو تین چھوٹے چھوٹے بچے گود میں لیے حسرت بھری نگاہوں سے راہ گیروں کی طرف دیکھتی ہے۔ کوئی پیسہ دے دیتا ہے، کوئی تیوری چڑھائے گزر جاتا ہے۔

کام۔ بیکاری۔ بھیک۔

دولڑکے سائیکل پر سوار ہنستے ہوئے جا رہے ہیں۔ ایک بوڑھا

امیر آدمی اپنی شاندار فٹن میں بیٹھا سڑک پر بیٹھی ہوئی

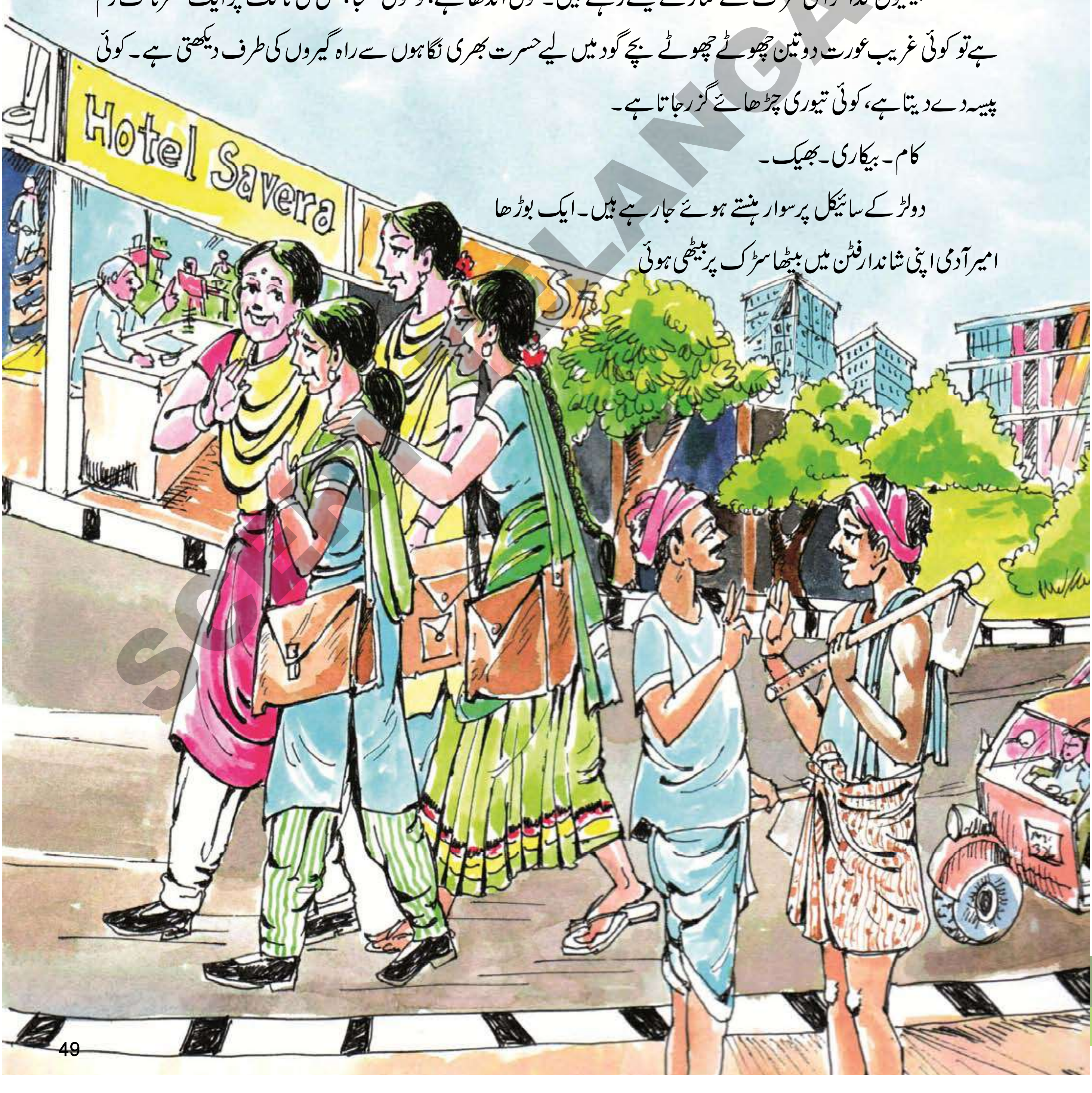

SCERT TELANGANA

بھکارن کی طرف دیکھ رہا ہے، اور اپنی انگلیوں سے مونچھوں کو تاؤ دے رہا ہے۔ ایک سست مضمحل کتّا فٹن کے پہیوں تلے آ گیا ہے۔ اس کی پسلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ لہو بہہ رہا ہے۔ اس کی آنکھوں کی افسردگی، بے چارگی، اس کی ہلکی ہلکی دردناک ٹیاؤں ٹیاؤں کسی کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی۔

پھر کبھی سڑک سنسان ہوتی ہے۔

شام کے دھندلکے میں بجلی کے قمقمے روشن ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ کچہریوں کے قریب چند مزدور بال بکھرے، میلے لباس پہنے باتیں کر رہے ہیں۔

''بھیا بھرتی ہو گیا؟''

''ہاں''

''تنخواہ تو اچھی ملتی ہو گی''

''ہاں''

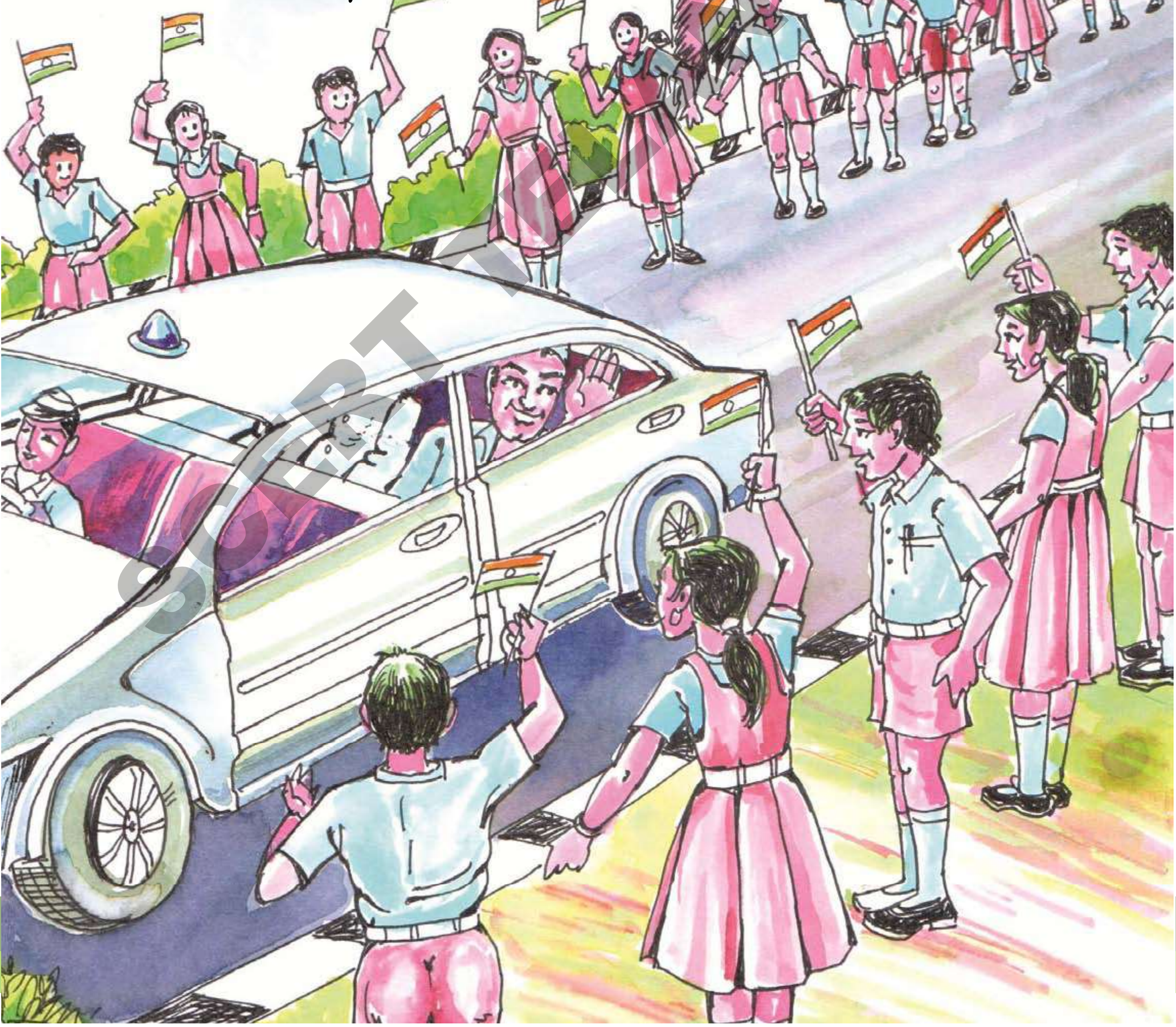

SCERT TELANGANA

”بڑھوے کے لیے کمالائے گا۔ پہلی بیوی تو ایک ہی پھٹی ساڑی میں رہتی تھی۔“

”سنا ہے، جنگ سروع (شروع) ہونے والی ہے۔“

”کب شروع ہوگی؟“

”کب؟ اسکا پتہ نہیں، مگر ہم گریب (غریب) ہی تو مارے جائیں گے۔“

”کون جانے گریب مارے جائیں گے کہ امیر“

”ننھا کیسا ہے؟“

”بخار نہیں ٹلتا، کیا کریں؟ ادھر جیب میں پیسے نہیں ہیں۔ادھر حکیم سے دوا۔۔۔۔۔۔۔“

”بھرتی ہوجاؤ۔“

”سوچ رہے ہیں“

پھٹی ہوئی دھوتیاں، ننگے پاؤں، تھکے ہوئے قدم، یہ کیسے لوگ ہیں۔ یہ نہ تو آزادی چاہتے ہیں نہ حریت۔ یہ کیسی عجیب باتیں ہیں، پیٹ، بھوک، بیماری، پیسے۔ قمقموں کی زرزرد روشنی سڑک پر پڑ رہی ہے۔

دو عورتیں، ایک بوڑھی ایک

SCERT TELANGANA

جوان، اپلوں کے ٹوکرے اٹھائے خچروں کی طرح ہانپتی ہوئی گزر رہی ہیں۔ جوان عورت کی چال تیز ہے۔

''بیٹی ذرا ٹھہر تو۔'' بوڑھی عورت کے چہرے پر بے شمار جھریاں ہیں۔ اس کی چال مدہم ہے۔ اس کے لہجے میں بے کسی ہے۔

''بیٹی، ذرا ٹھہر، میں تھک گئی۔۔۔۔ میرے اللہ!''

''اماں! ابھی گھر جا کر روٹی پکانی ہے، تُو تو باولی ہوئی ہے۔''

''اچھا بیٹی، اچھا بیٹی''

بوڑھی عورت جوان عورت کے پیچھے بھاگتی ہوئی جا رہی ہے۔ بوجھ کے مارے اس کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں۔ اس کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔

وہ صدیوں سے اسی سڑک پر چل رہی ہے، اپلوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے۔ کوئی اس کا بوجھ ہلکا نہیں کرتا، کوئی اسے ایک لمحہ سستانے نہیں دیتا، وہ بھاگی ہوئی جا رہی ہے، اس کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں۔ اس کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ اس کی جھریوں میں غم ہے۔۔۔۔ اور بھوک۔۔۔۔ اور فکر۔۔۔۔ اور غلامی۔۔۔۔ اور صدیوں کی غلامی۔

تین چار نوخیز لڑکیاں، بھڑکیلی ساڑیاں پہنے، باہوں میں باہیں ڈالے ہوئے جا رہی ہیں۔

''بہن، آج شملہ پہاڑی کی سیر کریں۔''

''بہن، آج لارنس گارڈن چلیں۔''

''بہن، آج انارکلی''

''ریگل؟''

''شٹ اپ، یو فول''

آج سڑک پر سرخ حلوان بچھا ہے، آر پار جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں، جا بجا پولیس کے سپاہی کھڑے ہیں۔ کسی بڑے آدمی کی آمد ہے۔ جبھی تو اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے لڑکے نیلی پگڑیاں باندھے سڑک پر دورویہ قطاروں میں کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہیں۔ ان کے لبوں پر پپڑیاں جم گئی ہیں۔ ان کے چہرے دھوپ کی شدت سے تمتما اٹھے ہیں۔ اسی طرح کھڑے کھڑے وہ ڈیڑھ گھنٹے سے بڑے آدمی کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب وہ پہلے پہل یہاں سڑک پر کھڑے ہوئے تھے تو ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ اب سب چپ ہیں۔ چند لڑکے ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھ گئے تھے۔ اب استاد اُنھیں کان پکڑ کر اٹھا رہے ہیں۔ شفیع کی پگڑی کھل گئی تھی۔ استاد اسے گھور کر کہہ رہا ہے ''او شفیع! پگڑی ٹھیک کر؟'' پیارے لال کی شلوار اس کے پاؤں میں اٹک گئی ہے اور ازار بند جوتیوں تک لٹک رہا ہے۔ ''تمھیں کتنی بار سمجھایا ہے پیارے لال!''

''ماسٹر جی، پانی''

''پانی کہاں سے لاؤں؟ یہ بھی تم نے اپنا گھر سمجھ رکھا ہے؟ دو تین منٹ اور انتظار کرو، بس ابھی چھٹی ہوا چاہتی ہے۔''

SCERT TELANGANA

''دومنٹ، تین منٹ، آدھ گھنٹہ۔''

''ماسٹر جی، پانی''

''ماسٹر جی، پانی''

''ماسٹر جی بڑی پیاس لگی ہے۔''

لیکن استاد اب اس طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے وہ ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے ہیں۔ ''لڑکو ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو جھنڈیاں اس طرح ہلانا، ابے تیری جھنڈی کہاں ہے؟ قطار سے باہر ہو جا، بدمعاش کہیں کا۔۔۔۔۔۔۔سواری آ رہی ہے۔''

موٹر سائیکلوں کی پھٹ پھٹ، بینڈ کا شور، پتلی اور چھوٹی جھنڈیاں بے دلی سے ہلتی ہوئیں۔ سوکھے ہوئے گلوں سے پژمردہ نعرے۔ بڑا آدمی سڑک سے گزر گیا، لڑکوں کی جان میں جان آ گئی ہے۔ اب وہ اچھل اچھل کر جھنڈیاں توڑ رہے ہیں، شور مچا رہے ہیں۔

خوانچے والوں کی صدائیں، ریوڑیاں، گرم گرم چنے، حلوہ پوری، نان، کباب۔

ایک خوانچے والا ایک طرے والے بابو سے جھگڑ رہا ہے۔ مگر آپ نے میرا خوانچہ الٹ دیا۔ میں آپ کو نہیں جانے دوں گا۔ میرا تین روپے کا نقصان ہو گیا۔ میں غریب آدمی ہوں، میرا نقصان پورا کر دیجیے تو میں جانے دوں گا۔

میونسپلٹی کا پانی والا چھکڑا آہستہ آہستہ سڑک پر چھڑکاؤ کر رہا ہے۔ چھکڑے کے آگے جتے ہوئے دو بیلوں کی گردنوں پر زخم پیدا ہو گئے ہیں۔ چھکڑے والا سردی میں ٹھٹھرتا ہوا کوئی گیت گانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بیلوں کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ ابھی سڑک کا کتنا حصہ باقی ہے۔

سڑک کے کنارے ایک بوڑھا گدا گر مرا پڑا ہے۔ اس کے میلے دانت ہونٹوں کے اندر دھنس گئے ہیں۔ اس کی کھلی ہوئی بے نور آنکھیں آسمان کی طرف تک رہی ہیں۔

''خدا کے لئے مجھ غریب پر ترس کر جاؤ رے بابا۔''

کوئی کسی پر ترس نہیں کرتا۔ سڑک خاموش اور سنسان ہے۔ یہ سب کچھ دیکھتی ہے، سنتی ہے، مگر ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ انسان کے دل کی طرح بے رحم، بے حس اور وحشی ہے۔

انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں اکثر میں اسکی سطح پر چلتے چلتے پاگل سا ہو جاتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اسی دم کپڑے پھاڑ کر سڑک پر ناچنے لگوں اور چلّا چلّا کر کہوں ''میں انسان نہیں ہوں، میں پاگل ہوں، مجھے انسانوں سے نفرت ہے۔ مجھے پاگل خانے کی غلامی بخش دو۔ میں ان سڑکوں کی آزادی نہیں چاہتا۔''

سڑک خاموش ہے اور سنسان۔ بلند ٹہنیوں پر گِدھ بیٹھے اونگھ رہے ہیں۔ یہ دو فرلانگ لمبی سڑک۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

افسانہ نگار کا تعارف

کرشن چندر 23 نومبر 1913ء کو بھرت پور، راجستھان میں پیدا ہوئے۔ ان کا مذہبی عقیدہ سناتن دھرم تھا۔ ان کے والد میڈیکل آفیسر تھے۔ کرشن چندر نے بھرت پور اور پونچھ میں تعلیم حاصل کی انہوں نے پانچویں جماعت تک اردو پڑھی اور چھٹی جماعت سے بجائے اردو، سنسکرت پڑھنے لگے۔ میٹرک کرنے کے بعد کرشن چندر 1929ء میں لاہور منتقل ہو گئے۔ یہیں انہوں نے 1933ء میں آرٹس کے مضامین میں گریجویشن کیا اور انگریزی ادب میں ایم۔اے کیا اس کے بعد 1937ء میں ایل ایل بی کی تکمیل بھی کی۔

کرشن چندر نے افسانے، ناول، ڈرامے، ریڈیو ڈرامے، رپورتاژ، طنزیہ مزاحیہ ناول اور خاکے لکھنے کے علاوہ "میری یادوں کے چنار" کے عنوان سے اپنی سوانح عمری بھی لکھی ہے۔ انہوں نے ایک عرصے تک ترقی پسند مصنفین کے صدر کی حیثیت سے فرائض بھی انجام دیے۔ 1977ء میں ان کا انتقال ہوا۔ کرشن چندر کی تخلیقات چاہے وہ افسانے ہوں کہ ناول، یا کچھ اور ان میں انسان دوستی اور انسانی عظمت لازمی طور پر موضوع کا حصہ ہوتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا

A. اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1. اس افسانے کے ذریعے مصنف کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟
2. بعض گداگروں پر لوگوں کو غصہ کیوں آتا ہے؟ کیا آپ ان سے متفق ہیں؟ کیوں؟

B. پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) ذیل کے جملوں کو پڑھیے اور ان کا مطلب بیان کیجیے۔

1. یہ کیسی عجیب باتیں ہیں، پیٹ، بھوک، بیماری اور پیسے۔
2. وہ صدیوں سے اس سڑک پر چل رہی ہے کوئی اس کا بوجھ ہلکا نہیں کرتا۔
3. بڑا آدمی سڑک سے گزر گیا۔ لڑکوں کی جان میں جان آ گئی ہے۔
4. اس کی صورت میں روکھا پن موجود ہے جیسے کہہ رہی ہو مجھے کسی کی کیا پروا۔
5. انسان کے دل کی طرح بے رحم، بے حس اور وحشی ہے۔

(ب) ذیل کے اقتباس کو پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔

انسان قواعدِ قدرت کے مطابق مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ وہ تنہا اپنی حوائج ضروری کو مہیا نہیں کر سکتا۔ اس کو ہمیشہ مددگاروں اور معاونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر متعصب بسبب اپنے تعصب کے تمام لوگوں سے منحرف اور بیزار رہتا ہے اور کسی کی دوستی اور محبت کی طرف بجز ان چند لوگوں کے جو اس کے ہم رائے ہیں مائل نہیں ہوتے۔ بہت سی قومیں جو اپنے تعصب کے باعث سے تمام باتوں میں کیا اخلاق میں اور کیا علم و ہنر میں، کیا عقل و دانش میں اور کیا تہذیب و شائستگی میں اعلیٰ درجہ سے نہایت پست درجہ مذلت اور خواری کو پہنچ گئی ہیں اور بہت سی قومیں جنھوں نے اپنی بے تعصبی سے ہر جگہ اور ہر قوم سے اچھی باتیں اخذ کیں اور ادنیٰ درجہ سے ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئیں۔

1. انسان کو مدنی الطبع کیوں کہا گیا ہے؟
2. متعصب شخص کن لوگوں سے بیزار نہیں ہوتا؟
3. بے تعصبی سے قوم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟
4. کیسی قومیں پستی اور ذلت کا شکار ہو جاتی ہیں؟
5. انسان کو معاونوں اور مددگاروں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

(ج) دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. کرشن چندر نے کن کن موضوعات پر کتابیں لکھیں ہیں؟
2. کرشن چندر کی افسانہ نگاری کی کیا خصوصیات تھیں؟
3. سڑک کی حالت کیسی تھی؟
4. بڑے آدمی کے آنے پر سڑک پر کیا انتظامات کئے گئے تھے؟
5. سڑک سے گذرنے والی بوڑھی عورت کی کیا حالت تھی؟
6. سڑک کے کنارے دو مزدور کس بارے میں بات چیت کر رہے تھے؟

II اظہار مافی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1. بے کاری اور گداگری میں کیا کوئی تعلق ہے؟ اگر ہے تو کیا ہے؟
2. حادثے میں مرنے والے کتے کی دردناک آوازیں کسی کو اپنی طرف کیوں متوجہ نہیں کر سکیں؟
3. اس افسانے میں نوجوانوں کی کن عادات پر طنز کیا گیا ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

4. غربت کے مارے لوگ آزادی سے زیادہ روٹی کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیوں؟

5. افسانہ نگار کیوں پاگل سا ہو جاتا ہے؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے تفصیل سے جواب لکھیے۔

1. سڑک کے کسی ایسے منظر کے بارے میں لکھیے جو عام طور پر سڑکوں پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ جسکا ذکر اس افسانے میں نہ ہو؟

2. افسانے کے کس منظر نے آپ کو زیادہ متاثر کیا۔ اور کیوں؟

3. اپنے علاقے کی سڑک سے گزرتے ہوئے آپ کے مشاہدات کیا ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ج) ذیل کے سوال کے جواب تخلیقی انداز میں لکھیے۔

1۔ آپ نے افسانے میں بڑے آدمی کے سڑک پر سے گزرنے کے منظر کو پڑھا ہے۔ اپنے مدرسے میں اس منظر کو اداکاری کے ذریعے پیش کیجیے اور اس کے لیے درکار اشیاء کو دوستوں کی مدد سے تیار کیجیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے

1۔ آپ اپنے ساتھی طالب علم کے ساتھ کسی سڑک سے گذر رہے ہیں اچانک آپ لوگوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچّہ اپنی دھن میں جا رہا ہے اور ایک تیز رفتار گاڑی کے زد میں آ ہی رہا تھا کہ آپ کے ساتھی نے دفعتاً آگے بڑھ کر اس کو بچالیا ۔حالانکہ اس میں خود اس کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا تھا۔ اپنے ساتھی کے اس اقدام کی ستائش دعائیہ اجتماع میں کن الفاظ میں کروگے؟ تحریر کیجیے۔

III زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

پژمردہ – سنگلاخ – متواتر – جھریاں – مضمحل

(ب) ذیل کے الفاظ کے ذریعے خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

شگاف – خوانچہ – تیوری – قمقموں – گداگروں

1. غصہ ور آدمی معمولی باتوں پر .... چڑھاتا ہے۔

2. .... کے ساتھ صلہ رحمی کرنا بڑی نیکی ہے۔

3. بڑھیا .... میں امرود، انار اور آم رکھ کر فروخت کر رہی ہے۔

4. اکثر قدیم عمارتوں کی دیواروں پر .... پڑ جاتے ہیں۔

5. ساجد کے بھائی کی شادی پر انکے گھر کو بجلی کے .... سے سجایا گیا تھا۔

SCERT TELANGANA

قواعد

(الف) ان جملوں کو غور سے پڑھیے اور فرق محسوس کیجیے۔

♦ لڑکا آیا۔	♦ لڑکے آئے۔
♦ گائے دودھ دیتی ہے۔	♦ گائیں گھاس کھاتی ہیں۔
♦ یہ اُردو کی کتاب ہے۔	♦ یہ کتابیں رافع کی ہیں۔
♦ میری ٹوپی نئی ہے۔	♦ اس دکان میں اچھی ٹوپیاں ہیں۔

اوپر کے جملوں میں لڑکا، گائے، کتاب اور ٹوپی ایک ایک چیز کے نام ہیں۔ یہ سب واحد ہیں۔ جبکہ لڑکے، گائیں، کتابیں، ٹوپیاں یہ ایک سے زیادہ چیزوں کے نام ہیں۔ یہ سب جمع ہیں۔

واحد: ایک کو واحد کہتے ہیں۔

جمع: ایک سے زائد کو جمع کہتے ہیں۔

تعداد: اسماء یا چیزوں کی گنتی کو تعداد کہتے ہیں۔

(ب) ان جملوں پر غور کیجیے۔

♦ بچہ کھڑا ہے۔	♦ بچے کھڑے ہیں۔
♦ مدرسہ بند ہے۔	♦ مدرسے کھل گئے ہیں۔
♦ گھوڑا دوڑ رہا ہے۔	♦ گھوڑے دوڑ رہے ہیں۔

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ جس واحد مذکر کے آخر میں الف یا ہ ہو تو اس کو جمع میں 'ے' سے بدل دیتے ہیں۔ (سوائے چند الفاظ کے جیسے دریا، راجہ، چچا، دادا، نانا)

(ج) ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

♦ لڑکی آئی۔	♦ لڑکیاں آئیں۔
♦ ٹوکری نئی ہے۔	♦ ٹوکریاں نئی ہیں۔
♦ گھوڑی دوڑ رہی ہے۔	♦ گھوڑیاں دوڑ رہی ہیں۔

اوپر کے مثالوں سے معلوم ہوا کہ جس مونث کے آخر میں 'ی' ہو اس کے آخر میں 'اں' بڑھا دینے سے جمع بن جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

مشق۔ جملوں کے مطابق واحد و جمع مذکر، واحد و جمع مونث کو قوسین میں لکھیے۔

اسکول کا گھنٹہ بجا۔ (واحد مذکر)	ہانڈی چولہے پر ہے۔ ( )	یہ آم کا درخت ہے۔ ( )
شیشی میں عطر ہے۔ ( )	کمرے بڑے ہیں۔ ( )	یہ کرسیاں نئی ہیں۔ ( )
عورتیں کام کر رہی ہیں۔ ( )	پردہ قیمتی ہے۔ ( )	لڑکیاں گانا گا رہی ہیں۔ ( )
بلیاں دودھ پی رہی ہیں۔ ( )	یہ گھر نیا ہے۔ ( )	قمقمے روشن ہیں۔ ( )

SCERT TELANGANA

منصوبہ کام

1۔ آپ کے علاقے کی سڑکوں پر ہونے والے غیر معمولی اور اہم واقعات کی خبروں کو جمع کیجیے اور دیواری رسالے پر چسپاں کیجیے۔